واعظ الجمہور
نفسِ امّارہ کی شرارتیں
اور
اس کا انجام
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

نفسِ امّارہ کی شرارتیں اور اس کا انجام

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

نفسِ امّارہ کی شرارتیں اور اس کا انجام

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ بالله مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

نفس کا لُغوی واصطلاحی معنیٰ

برادرانِ اسلام! نفس کا لُغوی معنی جان، رُوح، وُجود اور ہستی وغیرہ کے ہیں۔ جبکہ عام اصطلاح میں اس سے مراد وہ قوّت ہے، جو انسان کو خیر وشر پر مبنی اعمال کی طرف اُبھارتی اور رغبت دلاتی ہے[1]۔

(۱) انظر: "إحياء علوم الدين" كتاب شرح عجائب القرآن، بيان معنى النفس والروح ...، ۳/ 4 مُلخّصاً. و"فرہنگِ آصفیہ" نفس، جزء۴، ص۵۸۱ ملخّصاً۔

نفس کی اقسام

عزیزانِ محترم! انسان کی مختلف کیفیات، حالات وواقعات میں نفس کی مختلف اقسام کا عمل دخل بھی ہوتا ہے، بنیادی طور پر نفس کی تین ۳قسمیں ہیں: (۱) نفسِ امّارہ، (۲) نفسِ لوّامہ، (۳) نفسِ مُطمئنّہ۔

(۱) نفسِ امّارہ: اس سے مراد نفس کی وہ قسم ہے جو انسان کو بُرائی کا حکم دیتی، اور نافرمانی وسرکشی پر اُبھارتی ہے، اس کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ ؕ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾[۱] "یقیناً نفس تو برائی کا بڑا حکم دینے والا ہے، مگر جس پر میرا رب رحم کرے! یقیناً میرا رب بخشنے والا مہربان ہے!"۔

جو شخص نفسِ امّارہ کے مکر، فریب اور لالچ سے بچ گیا، درحقیقت وہی کامیاب وکامران ہے۔ اللہ ربّ العالمین کلامِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾[۲] "جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا، تو وہی لوگ کامیاب ہیں!"۔

---

(۱) پ۱۳، یوسف: ۵۳.

(۲) پ۲۸، الحشر: ۹.

(۲) نفسِ لوّامہ: اس سے مراد وہ نفس ہے، جو گناہوں پر اپنے آپ کو ملامت کرتا ہے، گناہوں کی طرف مائل نہیں ہوتا[۱]، اور نہ ان سے خوش ہوتا ہے، اس کا شمار نفس کی اچھی قسم میں ہوتا ہے۔ خالقِ کائنات نفسِ لَوّامہ کی قسم ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَلَآ أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ﴾[۲] "اس جان کی قسم جو اپنے اوپر بہت ملامت کرے!"۔

(۳) نفسِ مطمئنّہ: اس سے مراد وہ نفس ہے جو بُری خصلتوں سے بالکل پاک صاف ہو کر، اَخلاقِ حمیدہ سے آراستہ ہو کر، حالتِ سکون واطمینان میں آ جاتا ہے[۳]، یہ نفس کی سب سے بہترین قسم ہے۔ نفسِ راضیہ، نفس مَرضیہ، اور نفسِ کاملہ کا شمار اسی نفس کی اعلیٰ ترین صفات میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں ارشاد فرمایا: ﴿يَآ أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝۲۷ ارْجِعِيٓ إِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝۲۸ فَادْخُلِي فِي عِبٰدِي ۝۲۹ وَادْخُلِي جَنَّتِي﴾[۴] "اے اطمینان والی جان، اپنے

---

(١) انظر: "إحياء علوم الدين" كتاب شرح عجائب القرآن، بيان معنى النفس والروح ...، ٣/ 4 مُلخّصاً.

(٢) پ٢٩، القيامة: ٢.

(٣) انظر: "إحياء علوم الدين" كتاب شرح عجائب القرآن، بيان معنى النفس والروح ...، ٣/ 4 مُلخّصاً. و"فرہنگِ آصفیہ" نفس، جزء۴، ص۵۸۱، ۵۸۲ ملخّصاً۔

(٤) پ٣٠، الفجر: ٢٧-٣٠.

رب کی طرف واپس ہو! یوں کہ تو اُس سے راضِی وہ تجھ سے راضِی! پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا! اور میری جنّت میں آ"۔

نفسِ امّارہ کی شرارتیں

حضراتِ گرامی قدر! نفسِ امّارہ انتہائی شریر، سرکش اور نافرمان ہوتا ہے، یہ انسان کو بہکاتا اور راہِ راست سے گمراہ کرتا ہے۔ نفسِ امّارہ شیطان کے ساتھی کا کردار ادا کرتے ہوئے، لوگوں کو فرائض وواجبات سے غافل کرتا ہے، انہیں نافرمانی وسرکشی پر اُبھارتا ہے، لمبی لمبی امیدیں دلاتا ہے، انہیں ناچ گانوں، فلموں ڈراموں، اور اس طرح کے دیگر فضول اور بے حیائی کے کاموں میں لگاتا ہے۔ چوری، ڈکیتی، شراب نوشی، بدکاری، قتل وغارتگری، سود، حرام ذرائع آمدن، ناپ تول میں کمی، ملاوَٹ، امانت میں خیانت، جھوٹ، غیبت اور چغلی جیسے کبیرہ گناہوں اور برائیوں کے ارتکاب کی رغبت دلاتا ہے، اور انہیں خواہشاتِ نفسانیہ کا پیرو کار بناکر جہنم کے راستے پر گامزن کرتا ہے!!۔

میرے محترم بھائیو! جو لوگ نفسِ امّارہ کی غلامی اختیار کر کے اس کے ہاتھوں کھلونا بن جائیں، یہ انہیں تگنی کا ناچ نچاتے ہوئے رقص وسُرود کی محافل، شراب خانوں اور جوّے کے اڈّوں سمیت ہر اس برائی میں ملوَث کرتا ہے، جس کے باعث ہمارے ظاہر وباطن کو عیب دار بنایا جاسکے!۔

غرور وتکبّر، حُبِ جاہ منزلت، اور طاقت واقتدار کے نشے میں مخمور، اپنے نفس کے تابع ہوکر آج جو بدنصیب ہر گناہ کے لیے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں، انہیں اللہ کے عذاب سے ڈرنا چاہیے! اس وقت کو یاد کرنا چاہیے جب ہمیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں

پیش کر کے باز پُرس کی جائے گی! ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝٤٠ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰى﴾[1] "وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا، اور نفس کو خواہش سے روکا، تو یقیناً جنّت ہی ٹھکانا ہے!"۔

نفسِ امّارہ کی پیروی کرنے والوں کا انجام

حضراتِ ذی وقار! خواہشاتِ نفسانیہ کے تابع ہو کر نفسِ امّارہ اور شیطان کو خوش کرنا، کفّار و مشرکین کا کام ہے، جن کی مذمّت میں خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ﴿اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّ خَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَ قَلْبِهٖ وَ جَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ یَّهْدِیْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ﴾[2]

"بھلا دیکھو تو وہ جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا ٹھہرا لیا! اور اللہ نے باوصف علم کے اسے گمراہ کیا، اور اس کے کان اور دل پر مُہر لگادی، اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا! تو اللہ کے بعد اُسے کون راہ دکھائے؟ تو کیا تم دھیان نہیں کرتے!"۔

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ﴾[3]

"(وہ) اپنی خواہش (نفس) کا تابع ہوا، اس کا حال کتّے کی طرح ہے"۔

---

(١) پ٣٠، النازعات: ٤٠، ٤١.

(٢) پ٢٥، الجاثية: ٢٣.

(٣) پ٩، الأعراف: ١٧٦.

حدیثِ پاک میں بھی نفسِ امّارہ کو انسان کا دشمن قرار دیا گیا ہے، حضرت سیّدنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «أَعْدَى عَدُوِّكَ نَفْسُكَ!»[1] "تیرا بڑا دشمن تیرا نفس ہے!"۔

نفسِ امّارہ کے خلاف جہاد کس قدر اہمیت کا حامل ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے، کہ ایسا کرنے والوں کو حدیثِ پاک میں مجاہد قرار دیا گیا، حضرت سیّدنا فَضالَہ بن عبید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، نبیٔ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «الْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ!»[2] "مجاہد وہ ہے جس نے اپنے نفس کے خلاف جہاد کیا!"۔

نفس کا مُحاسبہ

میرے محترم بھائیو! نفسِ امّارہ کی سرکشی سے نَجات، اور نفسِ مطمئنّہ کے ذریعے قُربِ الٰہی کا حصول ناممکن نہیں، لیکن اس کے لیے ہمیں اللہ ورسول کے اَحکام کی پیَروی کرنا ہوگی! اور قلبی طہارت کے لیے صدقِ دل سے اپنے نفس کا مُحاسبہ کرنا ہوگا؛ کہ اس کی ہمیں تاکید کی گئی ہے۔

(١) "الزهد الكبير" فصل في ترك الدنيا ومخالفة النفس والهوى، ر: ٣٤٣، صـ١٥٦.

(٢) "سنن الترمذي" أبواب فضائل الجهاد، ر: ١٦٢١، صـ٣٩٢.

حضرت سیّدنا وَہب بن مُنبّہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، کہ "حکمتِ آلِ داود علیہ السلام میں سے ہے، کہ عقلمند کے لیے چار اوقات ضرور ہونے چاہئیں: ...(جن میں سے ایک کے بارے میں فرمایا کہ اُس میں) اپنے نفس کا مُحاسبہ کرے!"[1] ۔

حضرت سیّدنا شدّاد بن اَوس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، مصطفٰی جانِ رحمت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: «الكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ، وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا، وَتَمَنَّى عَلَى اللهِ» "عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کا مُحاسبہ کرے، اور موت کے بعد کے لیے عمل کرے، اور عاجز وہ ہے جو اپنے آپ کو خواہشات کے پیچھے لگائے رہے، اور اللہ تعالٰی سے امید رکھے"۔ اور: «مَنْ دَانَ نَفْسَهُ» کا مطلب حسابِ قیامت سے پہلے (دنیا ہی میں) نفس کا مُحاسبہ کرنا ہے[2] ۔

حضرت سیّدنا عمر بن خطّاب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: «حَاسِبُوْا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُحَاسَبُوْا، وَتَزَيَّنُوا لِلْعَرْضِ الأَكْبَرِ، وَإِنَّمَا يَخِفُّ الْحِسَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلىٰ مَنْ حَاسَبَ نَفْسَهُ فِي الدُّنْيَا»[3] "اپنے نفس کا مُحاسبہ (اصلاح) کرو، اس

---

(١) "شعب الإيمان" فصل في فضل العقل ...، ر: ٤٦٧٧، ٤/ ١٦١٩.

(٢) "سنن الترمذي" أبواب صفة القيامة ...إلخ، ر: ٢٤٥٩، صـ٥٦٠.

(٣) المرجع نفسه، تحت ر: ٢٤٥٩.

سے پہلے کہ تمہارا مُحاسبہ کیا جائے (بروزِ حشر)، اور بڑی پیشی کے لیے تیار ہو جاؤ! قیامت کے دن اس شخص کا حساب آسان ہوگا، جس نے دنیا ہی میں اپنا مُحاسبہ کر لیا!"۔

حضرت مَیمون بن مِہران رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا: "بندہ اس وقت تک پرہیزگار شمار نہیں ہوتا، جب تک اپنے نفس کا اس طرح مُحاسبہ نہ کرے، جس طرح اپنے شریک (تجارت) سے کرتا ہے، کہ اس نے کہاں سے کھایا اور کہاں سے پہنا؟"[1]۔

اصلاحِ نفس کا طریقہ

عزیزانِ محترم! نفسِ امّارہ انسان کو ہر وقت نافرمانی اور برے کاموں کی طرف مائل کرتا رہتا ہے، اگر حلال و حرام کی تمیز کیے بغیر اس کی ہر خواہش پوری ہوتی رہے، تو یہ انسان کو مزید سرکشی اور بغاوت پر اُبھارتا رہتا ہے، اور اگر اس کی خواہشات کی تکمیل نہ کی جائے، تو اس پر قابو پاکر، اسے شریعتِ مطہّرہ کا تابع بھی بنایا جاسکتا ہے۔

حکیم الاُمت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ "نفس کی مثال شِیر خوار بچے کی سی ہے، جو دودھ چھوڑتے وقت ماں کو بڑا پریشان کرتا ہے، مگر جب ماں اس کی ضد کی پرواہ نہیں کرتی، تو وہ پھر دودھ نہیں مانگتا"[2]۔

میرے محترم بھائیو! نفسِ امّارہ پر غلبہ پانے اور اسے تابع رکھنے کے لیے، ضروری ہے کہ اسے بار بار اس بات کی یاددہانی کرائی جائے، کہ اللہ تعالیٰ تمہاری خفیہ

---

(۱) المرجع السابق.

(۲) "مرآۃ المناجیح" سخاوت اور بخل، پہلی فصل، زیرِ حدیث: ۱۸۶۴، ۳/۷۵۔

برائیوں اور عُیوب سے خوب آگاہ ہے، وہ شہ رَگ سے بھی زیادہ قریب ہے، اس سے کچھ ڈھکا چُھپا نہیں، لہذا اس کے فرمانبردار بندے بن کر رہو! ۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَ نَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚۖ وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ﴾(۱) "یقیناً ہم نے آدمی کو پیدا کیا، اور ہم جانتے ہیں جو وَسوسہ اس کا نفس ڈالتا ہے! اور ہم دل کی رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہیں اس سے"۔

اپنا مُحاسبہ کرتے ہوئے روزانہ غور وفکر کرتے رہیں، اور اپنے نفس سے بار بار یہ سوال کرتے رہیں، کہ اس نے آخرت کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ قرآنِ پاک میں اس اَمر کی طرف توجّہ دلاتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾(۲) "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو! اور ہر جان دیکھے کہ کل کے لیے آگے کیا بھیجا؟ اور اللہ سے ڈرو! یقیناً اللہ تعالیٰ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے!"۔

اپنے نفس کے بہکاوے سے بچنے کی کوشش کیجیے، اور اس کی باطنی طہارت کے لیے تگ ودَو جاری رکھیے، کہ ہماری فلاح وکامرانی کا راز اسی میں پنہاں ہے۔ اللہ

---

(۱) پ۲٦، ق: ١٦.

(۲) پ۲۸، الحشر: ١٨.

رب العزّت ارشاد فرماتا ہے: ﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا﴾[1]

"وہ مراد کو پہنچا جس نے اس (نفس وباطن) کو پاکیزہ کر لیا! اور نامراد ہوا جس نے اس کو (گناہوں میں) آلودہ رکھا!" ۔

یعنی کامیاب وہی ہے جس نے اپنے باطن کو پاک اور ستھرا کر لیا۔ ان کامیاب لوگوں میں سرِفہرست انبیائے کرام علیہم السلام ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے نیکی وبدی سے مطلع فرمایا، اسی لیے یہ حضرات نبوّت سے پہلے ہی معصوم اور گناہوں سے پاک ہوتے ہیں، اور انہی کے طفیل دیگر انسانوں کو اچھائی اور برائی کی اطلاع دی گئی؛ تاکہ لوگ اچھے کام کریں اور برے اعمال سے بچتے رہیں!۔

حلال ذرائع آمدن سے اپنا مال ودولت راہِ خدا میں خرچ کرنا بھی، نفس کی پاکیزگی اور جہنم سے دُوری کا ایک بہترین ذریعہ ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۝ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى﴾[2] "سب سے زیادہ پرہیزگار کو جہنم کی آگ سے بہت دُور رکھا جائے گا، جو ستھرا وپاکیزہ ہونے کے لیے اپنا مال (اللہ کی راہ میں) دیتا ہے!"۔

---

(۱) پ۳۰، الشمس: ۹، ۱۰.

(۲) پ۳۰، اللیل: ۱۷، ۱۸.

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! اللہ رب العالمین کی بارگاہ میں دعا گو رہنا بھی، نفس کی اصلاح کا ایک اہم ذریعہ ہے، سرکارِ دو عالم ﷺ تعلیمِ امّت کے لیے اپنے رب تعالیٰ کے حضور یوں دعا کیا کرتے: «اللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا، وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا»[1] "اے اللہ میرے نفس وباطن کو تقوی سے آراستہ فرما! اس کا تزکیہ اور تصفیہ فرما! تُو ہی سب سے بہتر پاکیزگی بخشنے والا ہے! تُو ہی نفس وباطن کا مالک ومَولی ہے!"۔

دعا

اے اللہ! ہمیں نفسِ امّارہ اور شیطان کے مکر وفریب سے بچا، ہمیں اس پر غلبہ عطا فرما، نفسِ مطمئنّہ عطا فرما، صالحین کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اصلاحِ نفس کی توفیق عطا فرما، ریاضت ومجاہدہ کے ذریعے اپنے نفسِ امّارہ کی سرکشی کو کم کرنے کا جذبہ عنایت فرما!۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الذكر والدعاء والتوبة، ر: ٦٩٠٦، صـ١١٨١.

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتّحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتّحاد واتّفاق اور محبت والفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما!، آمین یارب العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيِّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.